محمد اسحاق)، شاہ ولی اللہ دہلوی کی حکمت قرآن- مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار کا مطالعہ (ڈاکٹر عبدالمجید خاں)، شاہ ولی اللہ کا تصور سعادت اور قرآن (ڈاکٹر حیات عامر حسینی)۔

شاہ ولی اللہ کی قرآنی خدمات پر مطالعہ و تحقیق کے لیے سیمینار مقالات کا یہ مجموعہ بلاشبہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ابوسعد اعظمی)

نام کتاب : امام فراہیؒ کے قرآنی افکار

مرتب : عبیداللہ فراہی

ناشر : دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ

سن اشاعت: ۲۰۱۳ء

صفحات : ۳۱۰

قیمت : ۲۵۰ روپیے

مرتب کتاب پروفیسر عبیداللہ فراہی (نبیرہ مولانا حمیدالدین فراہی) کتب فراہی کی ترتیب وتدوین اور فکر فراہی کی ترویج واشاعت میں بدستور مصروف وسرگرم ہیں۔ تفسیر نظام القرآن و تاویل الفرقان بالفرقان ، رسائل الامام الفراہی (الجزء الثانی)، حجج القرآن، حکمۃ القرآن، تعلیقات فی تفسیر القرآن وغیرہ جیسی امام فراہیؒ کی مستند اور بلند پایہ علمی تصنیف کی ترتیب واشاعت میں ان کی شب و روز کی محنت شاقہ شامل ہے۔ زیر تعارف کتاب بھی اسی اہم سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس کتاب کو پروفیسر عبیداللہ فراہی نے مولانا فراہی کے مجموعہ تفاسیر اور قرآنی علوم پر ان کی مختلف تصنیفات (حجج القرآن، حکمۃ القرآن، القائد الی عیون العقائد، مفردات القرآن، تعلیقات فی تفسیر القرآن، دلائل النظام، ذبیح کون ہے؟) سے اخذ کرکے مرتب کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں سات صفحات پر مشتمل پیش لفظ ہے اور اس میں کتاب کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں سات صفحات پر

مشتمل پیش لفظ ہے اور اس میں کتاب کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیر تعارف کتاب کے مشتملات چار حصوں میں منقسم ہیں: پہلے حصے میں انسانی فطرت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور انسان کی فطرت، عقل سلیم نیز علم یقین اور عمل صالح کے درمیان تعلق و ربط کو ان الفاظ میں واضح کیا گیا ہے کہ ''انسان کی نجات کا سب سے پہلا ذریعہ اس کی عقل ہے جو اس کی سب سے اعلیٰ رفیق ہے، دوسری چیز علم ہے جو اس کے لیے عروہ وثقیٰ ہے اور تیسری چیز عمل صالح ہے جو اسے سعادت کبریٰ سے ہم کنار کرتا ہے۔(ص ۲۴) اس کے بعد مقصد حیات اور کمال سعادت پر روشنی ڈالی گئی ہے پھر عقائد کا باب قائم کر کے عقیدہ اور عقل کے بعض بنیادی مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد عقیدہ توحید، ایمان اور اسلام، رسالت و آخرت کی مفصل وضاحت کرتے ہوئے انسانیت کے لیے اس کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔ عقیدہ توحید کے ضمن میں وحدت ادیان کا مسئلہ اکثر زیر بحث آتا رہا ہے اور عصر حاضر میں تقابل ادیان کے ضمن میں وحدت ادیان کی بات بڑے زور و شور سے پیش کی جاتی ہے۔ مولانا فراہی انہی نظریہ کو باطل قرار دیتے ہیں۔ اس باب میں ان کا موقف یہ ہے: ''مذہب کی ابتدا بے شکل ایک ہی ہے مگر ان کی انتہا میں مثل ان دو خطوں کے جو ایک نقطے سے نکلے ہوں بے انتہا فرق ہے۔ ایک ہی شہر سے دو مسافر چلے ایک نے پچھّم کا رخ کیا اور دوسرے نے اتر کو یہی حال اختلاف مذاہب کا ہے'' (ص ۴۰)۔ اثبات توحید کے ضمن میں سات مختلف پہلوؤں سے ان آفاقی دلائل کا ذکر کیا گیا ہے جنھیں قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی آفاقی نشانیوں سے موسوم کیا ہے اور جو اس بات پر شاہد ہیں کہ مخلوقات کا خدا اپنی قدرت، علم اور حکمرانی میں کامل ہونے کے ساتھ ساتھ ہر عیب، نقص اور برائی سے یکسر پاک اور حکیم و رحیم ہے۔ توحید کے بعد ایمان اور اسلام سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ بیس صفحات پر مشتمل اس باب میں ایمان کی اصل اور اساس کے ساتھ ساتھ اسلام کی جامعیت کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے جب کہ شرک تقاضائے فطرت نہیں۔ اس کے بعد رسالت سے متعلق ان کے افکار سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں انبیاء کی ضرورت، نبی

کی تعریف اور آغاز نبوت میں اس کے احوال و معاملات، نبی کی فطرت اور اس کے کلام میں مصالح کی رعایت، وحی کی حقیقت، عصمت انبیاء، شفاعت، مجادلہ، تبلیغ، معجزہ اور معجزہ کی ضرورت جیسے اہم عنوانات کے تحت مولانا کے افکار کو جمع کیا گیا ہے۔ شفاعت کی یہ حقیقت آشکارا کی گئی ہے کہ شفاعت کا مطلب آخرت میں شہادت اور دنیا میں تائب ہونے والے کے ساتھ استغفار ہے۔ اور اس کے بعد شفاعت کے غلط تصور کے نتیجہ میں جو نقصانات سامنے آتے ہیں اسے بھی واضح کیا گیا ہے۔ تبلیغ کو انبیاء کرام کا سب سے بڑا فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ مستشرقین نے کثرت ازواج کو موضوع بحث بنا کر آپ ﷺ پر بے جا اعتراضات کیے ہیں۔ ان کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کا انتخاب نہ ان کے حسن کی بنیاد پر فرمایا اور نہ مال کی بنیاد پر، چنانچہ وہ طبقہ نسواں کی معلمات بنیں اور وہ اپنے اس فریضہ کو جانتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے پیغمبر ﷺ سے جو کچھ سیکھا اس کی تبلیغ میں کوئی شرم محسوس نہیں کی۔ رسالت ہی کے ضمن میں معجزہ، اس کا مفہوم، اس کی ضرورت، قرآن کریم کے معجز ہونے کی حیثیت اور اس کے وجہ اعجاز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کے بعد توحید، رسالت و آخرت پر ایک جامع بحث ہے۔ پھر آخرت کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔ آخرت کا مفہوم، دین میں عقیدہ آخرت کا مقام اور توحید و رسالت سے اس کے تعلق کو واضح کیا گیا ہے اور اس نکتہ پر خاص زور دیا گیا ہے کہ آخرت پر ایمان ہی اصل چیز ہے اور اسی پر دین کی بنیاد ہے۔ چنانچہ اس کا انکار خدا اور اس کے رسول کا انکار ہے۔ اس ضمن میں نماز اور زکوۃ کا آخرت سے کیا تعلق ہے اس کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے، اسی طرح معاد اور توحید میں کیا ربط ہے اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور مختلف امور کے ذریعہ آخرت پر استدلال کیا گیا ہے۔

توحید، رسالت و آخرت سے متعلق مولانا فراہیؒ کے افکار و واضح کرنے کے بعد اعمال سے متعلق ان کے افکار کی ترجمانی پیش کی گئی ہے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے نماز کا ذکر ہے۔ اس لیے کہ تمام اعمال میں نماز ایمان سے سب سے زیادہ قریب ہے

بلکہ ایمان کا اولین فیضان ہے۔ یہ بیک وقت توحید، انابت، شکر، توکل اور تبتل الی اللہ ساری چیزوں کا مجموعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کی فطرت ہے (ص ۱۶۵)۔ ساتھ ہی نماز کے معنوی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور اس ضمن میں نو پہلوؤں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ پھر صدقہ و زکوٰۃ پر گفتگو ہے اور صدقہ کو نور، بصیرت اور پاکیزگی قرار دیا گیا ہے نیز زکوٰۃ کے ایک اہم پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ آخرت کی یاددہانی ہے۔ اس طور پر کہ اپنا مال زکوٰۃ میں دے کر ہم اسے اللہ کی طرف لوٹا دیتے ہیں اسی طرح اپنی جان بھی ہم اس کو سپرد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح روزہ، حج، قربانی اور جہاد جیسی عظیم عبادات سے متعلق بھی مولانا فراہی کے افکار کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ نماز اور قربانی کے تعلق کے بارے میں واضح کیا گیا ہے کہ قربانی اور نماز میں وہی تعلق ہے جو تعلق ایمان اور اسلام میں یا قول اور عمل میں ہے اور احسان ان دونوں کا نقطہ اتصال ہے۔ اعمال ہی کے ضمن میں دین کے نظام اور اس کی اصل کو پیش کیا گیا ہے اور اس نظام میں سب سے پہلی چیز عدل کو قرار دیا گیا ہے۔ دراصل عدل اور توحید دونوں ایک ہی شاخ سے نکلے ہیں۔ اگر توحید اسلام کا سرا ہے تو عدل (اور اس کے ساتھ شکر) اس دین کی اصل و اساس ہے۔ اسی طرح شکر اور صبر کی ہمہ گیر حیثیت کو ان الفاظ میں واضح کیا گیا ہے، ''شکر اور صبر دین و شریعت کے تمام امور اور سارے فضائل کو اپنے دائرے میں لیے ہوئے ہیں ...... چنانچہ نماز، زکوٰۃ، انکساری، والدین کے حقوق کی ادائیگی اور فرماں برداری، قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک اور عام بھلائی کے کام شکر سے تعلق رکھتے ہیں اور روزہ، جہاد، پاک دامنی، بردباری، لایعنی چیزوں سے پرہیز، توکل، خشیت اور تقویٰ صبر سے متعلق ہیں (ص ۱۹۵)۔

سب سے آخر میں تفسیر نظام القرآن کا عنوان قائم کرکے، قرآن مجید میں معنی کی ترتیب، مناسبت و ترتیب، نظم قرآن سے مقصود، مناسبت اور نظام میں فرق، سورتوں کا نام اور اس کے عمود کا بیان ہے اور بعض جامع الفاظ کی تفصیل نیز بعض آیات وکلمات کی تفسیر پیش کی گئی ہے۔ آخر میں قرآن مجید کے مخاطبین یہود و نصاریٰ کا تذکرہ ہے۔ سو سے

زائد صفحات پر مشتمل اس آخری حصے کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم کی تمام سورتوں کا عمود اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جو پچاس سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآنی افکار کی تشریح وترجمانی اور اس باب میں مولانا فراہیؒ کے نتائج فکر کو سمجھنے کے لیے یہ کتاب بڑی افادیت کی حامل ہے۔

(ابوسعد اعظمی)

نام کتاب	:	قرآن میں پھلوں اور باغات کا ذکر- ایک مختصر جائزہ
مصنف	:	ضیاءالحسن
ناشر	:	مصنف
ملنے کا پتہ	:	۱۴/۶۴۷، سرسید نگر، مقابل پرانا فیروز اسپتال، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۲
صفحات	:	۱۵۱
قیمت	:	۱۰۰ روپیے

زیر تعارف کتاب ''قرآن میں پھلوں اور باغات کا ذکر- ایک مختصر جائزہ'' پروفیسر ضیاء الحسن صاحب کی تصنیف ہے۔ فاضل مصنف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پالیٹیکنیک کے سبک دوش پروفیسر اور پرنسپل ہیں۔ ان کا میدان تدریس انجینئرنگ رہا ہے مگر قرآن کے مطالعہ میں جو وقت لگایا ہے وہ قابل قدر ہے۔ یہ کتاب قرآن سے مصنف کے گہرے تعلق اور آیات قرآن کی تفکیر میں دلچسپی کی دلیل ہے۔ قرآن کریم نے انسان کو دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کرنے اور دنیا وآخرت میں باغات وپھل کی نعمت عطا کیے جانے کا ذکر ہے۔ جنت کے باغوں کے بارے میں یہ وضاحت ہے کہ وہاں مختلف قسم کے خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل پھول ہوں گے بہت سے اس دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے اور بہت سے ان سے مختلف ہوں گے۔ جنت کے باغوں اور ان کے پھلوں کا تذکرہ جہاں انسانی فکر وعمل کی اصلاح کے لیے شوق اور مہمیز کا کام دیتا ہے وہاں تمدنی ارتقاء کی طرف